انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم شنبہ

۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۴ھ قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۳۹/۵	۲۵ ظہور ۱۳۳۴ ہش	۲۵ اگست ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۹۷

ہندوستان کی ضرر رساں کوششوں سے

پاکستان کو ہمیشہ فائدہ پہنچا ہے

لاہور ۲۴ اگست ۔ سوز پرد اخلہ نوت آب خواجہ شہاب الدین نے آج یہاں مسے ۔ آر ۔ پی کا ایک وسیع مظاہرہ دیکھنے کے بعد عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہندوستان نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی جو کوشش بھی کی ہیں ۔ ان سے پاکستان کو اس طرح فائدہ پہنچا ہے ۔ کہ جو ہندوستان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا ۔ قیام پاکستان کے بعد سے اس نے جو مخالفانہ کاروائیاں کیں ۔ ان کے نتیجہ میں ملک اور زیادہ متحد اور مضبوط ہوتا چلا گیا اور ان تقریر میں آپ نے اعلان کیا ۔ کہ پاکستان کبھی حملہ نہیں کرے گا ۔ لیکن اگر اس پر حملہ کیا گیا ۔ تو وہ پوری قوت سے ؎؎

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تا بعش بحر معانی مے شود !
از زمینی آسمانی مے شود
ہر کہ در راہِ محمد زد قدم
انبیاء را شد مثیل آں محترم

آپ کا متبع باطنی علوم کا سمندر بن جاتا ہے ۔ اور زمینی ہونے کی حالت سے نکل کر آسمانی بن جاتا ہے جس نے محمدؐ کی راہ میں قدم مارا ۔ وہ واجب الاحترام شخص نبیوں کا مثیل بن گیا ۔ (ضیاء الحق صفحہ)

قوم اور ملک کیساتھ اس سے بڑھ کر دشمنی نہیں ہو سکتی کہ ایک پاکستانی کو دوسرے پاکستانی کیخلاف ابھار کر ملک میں خلفشار پیدا کیا جائے

آج جو لوگ فروعی اختلافات کو ہوا دے رہے ہیں ۔ وہ قوم کو اصل خطرے سے بے خبر رکھنا چاہتے ہیں

خطبہ جمعہ میں شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا ارشاد

لاہور ۲۶ اگست آج جو لوگ فروعی اختلافات کو ہوا دے کر انتشار پھیلانے میں مصروف ہیں ۔ وہ قوم کو اصل خطرے سے بے خبر رکھنا چاہتے ہیں ۔ حکومت یا عوام میں سے جو بھی کسی غلط فہمی یا عاقبت نا اندیشی کی بنا پر ایسے عناصر کو دوست سمجھتا ہے ۔ وہ بالآخر مجبور ہو جائے گا ۔ کہ انہیں پاکستان کا بدترین دشمن تصور کرے ۔" ان الفاظ میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے ان شرپسند عناصر کی پرزور مذمت کی ۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹا اور سراسر بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں ۔ اور اس طرح قوم کی یکجہتی کو کالعدم کرنے پر تلے ہوئے ہیں :۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ قوم و ملک کے ساتھ اس سے بڑھ کر دشمنی نہیں ہو سکتی ۔ کہ موجودہ نازک دور میں ایک پاکستانی کو دوسرے پاکستانی کے خلاف ابھار کر ملک میں خلفشار پیدا کرنے کی کوشش کی جائے ۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ گذشتہ دنوں ایک پبلک جلسہ میں دفاع پاکستان کی آڑ لیکر جماعت احمدیہ کے خلاف خواہ مخواہ گند اچھالا گیا ۔ اور اس ضمن میں انتہائی مکروفریب سے کام لیا گیا ۔ خطبہ کے دوران میں آپ نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا دشمن ہم پر ناپاک حملے کرتا ہے ۔ تو کرتا رہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس طور پر ڈھالیں کہ وہ خود ان الزامات کا جواب ہوں ۔ ہماری ہر حرکت وسکون زندہ تردید ہو دشمن کے ایک ایک حرف کی ہم میں سے کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے جو سپاہی کی حیثیت نہ رکھتا ہو اور دفاع وطن کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے ہر آن تیار نہ ہو ۔ آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا ۔ کہ گذشتہ تحریکوں کی بنا پر احباب نے نہایت ذوق شوق سے مزمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے ۔ اور وہ شہری دفاع کی [illegible] میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں ۔ آپ نے مزید فرمایا ۔ کہ اگر احباب جماعت نے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو سمجھتے ہوئے اپنی قربانیوں کو اس معیار پر پہنچا دیا ۔ جو صدائی جماعتوں کا خاص نشان ہوتا ہے ۔ تو پھر دنیا دیکھ لے گی کہ پاکستانی احمدی سے بڑھ کر اپنے وطن کی خاطر قربانی کرنے والا اور کوئی نہیں ہے ۔ اور ایسے وفا شعار اور جاں نثار لوگوں پر الزام لگانے [illegible]

؎؎ اس کا جواب دے گا ۔ کشمیر کے متعلق آپ نے فرمایا ہندوستان خواہ کتنی ہی دھمکیاں دے پاکستان ریاست جموں وکشمیر کے بارے میں اپنا رویہ نہیں بدلے گا ۔

اس مظاہرہ کو لاہور کے ہزاروں آدمیوں نے دیکھا اس میں سچ مچ کے بم چلائے گئے ۔ ساڑھے درجن سے زائد بمباری کے حملے ہوئے ۔ اور ہر دفعہ اے آر پی کے دستوں نے انتہائی مستعدی کے ساتھ آگ کو بجھایا اور حالات پر قابو پایا ۔ (سٹاف رپورٹر)

—— ڈھاکہ ۲۴ اگست : حکومت مشرقی بنگال کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ فسادات سے لیکر اب تک مشرقی بنگال کے جتنے ہندو مغربی بنگال گئے ۔ ان سے ۷ لاکھ ۹۳ ہزار زائد ہندو مشرقی بنگال میں آ گئے ۔

مصر نہر سویز کا معاملہ بین الاقوامی عدالت میں پیش کریگا

قاہرہ ۲۴ اگست : خبر آئی ہے ۔ کہ مصر نہر سویز میں جہاز رانی پر پابندیوں کا مسئلہ بہت جلد ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں لے جائیگا ۔ یہ اقدام سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو ناکام بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے جو تین طاقتوں نے مشترکہ پیش کی ہے ۔ اور جس میں مصر کو ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ مصر اس ناکہ بندی کو ختم کر دے مصر یہ معاملہ اس قرارداد پر رائے شماری سے پہلے ہی لے جائیگا یاد رہے سلامتی کونسل کا اجلاس پیر کو ہو رہا ہے ۔

لاہور ۲۴ اگست آج یہاں چیف سیکرٹریوں کی دو روزہ کانفرنس ختم ہو گئی ۔ اس کانفرنس کی صدارت نے وزیر اعلیٰ پاکستان آنریبل خواجہ شہاب الدین نے کی جو کل دوپہر کراچی روانہ ہو رہے ہیں ۔

کاشتکاروں کو بے دخل نہ کر سکنے کا آرڈیننس

پشاور ۲۴ اگست ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک آرڈیننس پاس کیا ہے جس کی رو سے کاشتکاروں کو ان کے مکانوں سے بیدخل کئے جانے سے نہ صرف روکا جائے گا ۔ بلکہ بے دخل کئے گئے کسانوں کو دوبارہ ان میں آباد کرایا جائے گا ۔ حکومت نے یہ آرڈیننس ان اطلاعوں کی بنا پر کیا ہے جو پشاور ۔ مردان اور ہزارہ کے ضلعوں سے آ رہی تھیں ۔ کہ وہاں کے بڑے زمیندار کاشتکاروں کو بڑی تعداد میں بے دخل کر رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ گو یہ آرڈیننس سارے صوبہ کے لئے ہو ۔ لیکن اسے نافذ صرف فی الحال انہیں تین ضلعوں میں کیا جائے گا ۔

مسٹر پریم ناتھ بزاز کے مکان کی تلاشی

کوئی ٹرانسمیٹر دستیاب نہیں ہوا

نئی دہلی ۲۴ اگست : خبر ملی ہے ۔ کہ ہندوستان پولیس نے آج کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے لیڈر مسٹر پریم ناتھ بزاز کے مکان پر چھاپہ مار کر ۳ گھنٹے تک تلاشی لی اور جاتے ہوئے آپ کی بعض مطبوعہ کتابوں کے نسخے اٹھا کر لے گئی یہ تلاشی اس شبہ کی بنا پر کی گئی تھی ۔ کہ آپ کے قبضہ میں کوئی غیر قانونی ٹرانسمیٹر ہے ۔ جس سے وہ خبریں وغیرہ بھیجتے ہیں ۔ لیکن پولیس کو آپ کے مکان سے کوئی ایسا آلہ نہیں ملا ۔

نزدیک و دور سے ۔ ۲۴ اگست

—— کراچی ۔ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین باقاعدہ آج کراچی سے سرحد و بلوچستان کے دورے پر روانہ ہو گئے آپ کل کاکول میں ملٹری اکیڈیمی کے کامیاب کیڈٹوں کی پریڈ کا معائنہ فرمانے کے بعد نتھیا گلی روانہ ہو جائیں گے اور کوئٹہ و زیارت جانے سے پہلے چک لالہ بھی تشریف لے جائیں گے ۔

—— لندن ۔ ایران میں یہودیوں کی ایک لاکھ آبادی روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے ۔ ہر ماہ ایک ہزار سے دو ہزار تک یہودی اسرائیل روانہ ہو رہے ہیں ۔

—— ڈھاکہ ۔ ایسٹ بنگال مجلس قانون ساز کے اسپیکر مسٹر عبد الکریم نے کہا ہے پنڈت نہرو کی طرف سے جنگ نہ کرنے کے اعلان کی کاغذی تحریک محض کشمیر پر بزور قبضہ کرنے کا ایک حیلہ تھا ۔ در اصل خان لیاقت کی تجاویز امن میں دونوں ملکوں میں امن کے قیام کی پرخلوص پیشکش کی گئی ہے ۔

—— کراچی ۔ بین الپارلیمانی کانفرنس میں شرکت کے لئے آج پاکستانی وفد صدر پاکستان دستور ساز مسٹر تمیز الدین خان کی قیادت میں استنبول کے لئے روانہ ہو گیا ۔ اس کانفرنس میں بعض ایسے عالمگیر مسائل زیر بحث لائے جائیں گے جن کا انسانیت کی فلاح و بہبود سے تعلق ہے ۔ مسٹر تمیز الدین خان نے کہا ہندوستانی فوجوں کی پاکستانی سرحدوں پر جمع ہو جانے سے جو تشویشناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے ۔ اس کی بنا پر ہمیں وفد مختصر کرنا پڑا ہے ۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا ۔ کہ انجام کار پاکستان ہی کی بھلائی ہو گی ۔

—— نئی دہلی ۔ انڈین ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر مسٹر ایم ۔ این ۔ رائے نے ہندوستان کو متنبہ کیا ہے کہ پاکستان سے جنگ کرنا ہولناک تباہی کا پیش خیمہ ہوگا

—— لندن ۔ برطانوی وفد کے لیڈر طہران میں ایرانی حکومت سے ۳ ہفتہ تک تیل کی ناکام بات چیت کے بعد آج یہاں پہنچ گئے ۔

۲ ستمبر — یوم تحریک جدید

تین نکاتی پروگرام

(۱) ۲ ستمبر کو سب جماعتوں میں جلسے کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کی غرض وغایت بیان کی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی تشریح کی جائے۔

(۲) جو تحریک جدید میں شامل ہیں انہیں وعدے جلد ادا کرنے کی تحریک کی جائے جو شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔

(۳) ہر احمدی امانت تحریکِ جدید میں اپنا کھاتہ کھلوائے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

چندہ جلسہ سالانہ ۱۳۳۰ھش ۱۹۵۱ء — ابھی سے ادا کیجئے

بعض احباب جلسہ سالانہ کا چندہ سال کے آخیر پر ادا کرتے ہیں جس سے انہیں یکمشت ادا کرنے کے باعث بوجھ محسوس ہونے کے علاوہ ہمیں بھی انتظامات جلسہ سالانہ بالخصوص فراہمی غلہ و اجناس اور ضروری سامان وغیرہ مہیا کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سلسلہ اگست ستمبر بلکہ جولائی میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔

اس لئے جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اور احباب کرام کی خدمت میں بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ مقررہ شرح (یعنی اپنی ایک ماہ کی آمد کا کم از دس فیصدی) کے مطابق شروع مالی سال ہی سے بالاقساط ماہ بماہ چندہ دیتے رہیں تاکہ انہیں بھی آسانی رہے۔ اور محکمہ متعلقہ کو بھی مشکل پیش نہ آئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا!

(نظارت بیت المال ربوہ)

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم	اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۱۵۰/-	چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا	۲۰۰-
محترمہ حمیدہ راشدہ بنت صوفی محمد ابراہیم صاحب بی ایس سی چنیوٹ ضلع جھنگ	۱۷/-	ماسٹر شیخ محمد ابراہیم صاحب سول لائن لاہور	۵۰-
رسول بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر خدا بخش صاحب حسن پورہ ضلع ملتان	۳/-/-	چوہدری اللہ دتہ صاحب کھر یپڑ ضلع لاہور	۱۰۰/-/-
مولوی تاج الدین صاحب ناظم دار القضاء ربوہ	۱۲۵/-	مستری بہادر علی صاحب کھر یپڑ ضلع لاہور	۱۰/-/-
سید عبد الستار صاحب شریفی سابق کلکتہ حال نوشہرہ چھاؤنی	۷۵/-	محمد دین صاحب ریٹائرڈ شیڈ مین کھاریاں ضلع گجرات	۵۰/-/-
فیض الحق خاں صاحب آرڈیننس آفیسر سابق کلکتہ حال کوئٹہ	۵۷۳/-	بشیر احمد صاحب طبیب محلہ ستار پورہ کھاریاں ضلع گجرات	۸/-/-
شیخ محمد فاروق صاحب رب ہاؤس قصور ضلع لاہور	۳۵۰/-	تاج دین صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۳۰/-/-
چوہدری غلام نبی صاحب۔ چوہدری عبد اللہ شفیع صاحب۔ عطا محمد صاحب چوہدری علاؤ الدین صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ سندھ	۱۱۴۰/-	میاں اکبر علی صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۳۰/-/-
والدہ صاحبہ چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ سندھ	۱۰/-	ملک حبیب الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ	۲۰۶/-/-

تحریک جدید کی تعریف

تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔

(ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

یوم تحریک جدید ۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو اہتمام سے منائیے

پشاور میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۹؍۸؍۵۱ بروز جمعرات بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور میں جماعت احمدیہ کا ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم بابو محمد لطافت خاں صاحب نائب امیر جماعت ہذا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب نیر نے فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو کلام میں سے چند اشعار چوہدری اعجاز احمد صاحب نے اور حضور علیہ السلام کے فارسی کلام میں سے آپ کی مشہور فارسی نظم "عجب نوریست در جان محمدؐ" مکرم مرزا رشاد احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ انسپکٹر جنرل ہسپتال آفس پشاور نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا اپنوں اور بیگانوں پر خاص اثر ہوا۔ اس پر بعض غیر احمدیوں نے کہا کہ یہ جس شخص کا کلام ہے۔ کیا ممکن ہے کہ وہ ایک طرف ایسے دلکش اور شاندار پیرایہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرے اور دوسری طرف بقول احراری مولویاں نعوذ باللہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرے۔ بعد ازاں مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر نے "اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے" کے موضوع پر نہایت عالمانہ انداز میں قریباً پونے دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا اپنوں اور غیروں پر خاص اثر ہوا۔ نیز آپ کی تقریر کے دوران بعض لوگوں نے گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنی اس ذلیل کوشش میں ناکام رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ رات کے ۱۱½ بجے بخیر و خوبی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

چندہ مسجد امریکہ اور جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ

(۱) مسجد امریکہ کی تکمیل کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت تھی۔ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مختلف احباب اور جماعتوں سے رقوم قرض لی گئی تھیں۔ اس قرضہ میں سے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی رقم واجب الادا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء کے ماتحت ہر جماعت کے ذمہ رقم کر دی گئی ہے۔ جس کی اطلاع ڈیڑھ ماہ ہوا ضلع کی تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط کر دی گئی ہوئی ہے۔ مگر ابھی تک جماعت پنج سمجھ کے سوائے کسی جماعت نے بھی جواباً کوئی اطلاع نہیں دی لہٰذا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ کہ مسجد احمدیہ امریکہ کا چندہ جلد سے جلد جمع کر کے مرکز میں ارسال کریں۔ اور اس کی اطلاع مجھے بھی دیں۔

(۲) ماہوار تبلیغی رپورٹ بھیجنے کے متعلق بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ مگر اس کی طرف بھی سوائے ایک جماعت کے توجہ نہیں کی گئی۔ لہٰذا پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنی ماہوار کارگذاری کی رپورٹ ارسال کیا کریں۔ (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا میرا بھائی خورشید احمد بیمار رہتا ہے۔ احباب میرے عزیز بھائی کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد حمید احمد سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

اسمائے گرامی	رقم	اسمائے گرامی	رقم
اہلیہ صاحبہ ملک حبیب الرحمن صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ	۱۵/-/-	ابراہیم صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۵۰۰-
سعیدہ بیگم صاحبہ بنت ملک حبیب الرحمن صاحب کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ	۵/-/-	چوہدری فضل احمد صاحب گردھپور ضلع سیالکوٹ	۲۰/-/-
رحمت بی بی صاحبہ زوجہ خدا داد صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۲/-/-	حکیم محمد حسین صاحب سیکرٹری مال نکودوال ضلع سیالکوٹ	۱۰/-/-
چوہدری غلام محمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۵/-/-	فیروز دین صاحب " " "	۷/-/-
		خلیفہ سراج الدین صاحب جہدی پور ضلع سیالکوٹ	۱۲۰/-/-

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۵ اگست ۱۹۵۲ء

سادہ زندگی

مطالبات "تحریک جدید" میں سب سے پہلا مطالبہ جو ہمارے خیال میں سب سے اہم بھی ہے "سادہ زندگی" کا مطالبہ ہے۔ کھانے کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا

یعنی کھاؤ پیؤ مگر اسراف نہ کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ اسی طرح لباس کے متعلق بھی فرماتا ہے یٰبنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباسًا یواری سوءٰتکم و ریشًا۔ (اعراف) اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اس لئے اُتارا کہ تمہارے ننگ کو ڈھانپے اور زینت کا موجب ہو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سادہ زندگی کا مطالبہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی حکمت یہ ہے کہ وہ ایسی باتوں کے متعلق بھی ایک اسلامی لائحہ عمل مقرر کرتا ہے۔ جو بظاہر محض جسمانی اور مادی معلوم ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مادی اور روحانی زندگی میں کوئی حد فارق نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی مادی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق سنوار لیں۔ تو یقیناً اس کا اثر ہماری اخلاقی اور روحانی حالتوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور بالعکس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح اسلامی اصول کی فلاسفی میں کی ہے۔

سادہ زندگی کو ہی لے لیجئے۔ اگر ہم اسراف سے بچیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ ان کا اس حد تک اپنے لئے استعمال کریں۔ جتنا کہ ہماری مادی زندگی کے سہارے کے لئے ضروری ہے۔ کھائیں اتنا ہی جتنا کہ ہمارا معدہ آسانی سے ہضم کر سکتا ہو۔ اور محض کھانے جانے کے لئے نہ کھائیں۔ اور ایسی خوراک استعمال کریں جو زود ہضم اور مقوی ہو۔ محض زبان کے چٹخارہ کے لئے زیادہ مرغن زیادہ قیمتی زیادہ بوجھل خوراک استعمال نہ کریں۔ تو یقیناً ہماری جسمانی صحت کے لئے بھی مفید ہو گا۔ اور اگر جسمانی صحت درست ہو تو ظاہر ہے کہ ہماری دماغی قوتیں بھی نسبتاً زیادہ روشن ہوں گی۔ اور ہم عبادت میں بھی کسل اور سستی سے بچ جائیں گے۔ اگر جسمانی قوے درست ہوں گے تو ہماری روحانی قوت بھی تندرست ہو گی یہی حال لباس کا ہے۔ بے شک لباس زینت کے لئے بھی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خواہ مخواہ طاؤس اور تیتریاں ہی بن جائیں۔ بلکہ

اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ہم اپنا لباس خواہ وہ کتنا ہی کم ہو ایسے انداز سے پہنیں کہ آدمی باوقار اور بھلا معلوم ہو۔

خوراک اور لباس کے متعلق اسلامی تعلیم یہی ہے۔ کہ ضرورت کے مطابق ان کا استعمال کیا جائے۔ اور اسراف سے بچا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہمیں دی ہیں۔ ہمیں انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اپنی جائز ضروریات کی حد تک تو آپ ان نعمتوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مگر اس حد سے بڑھنا بڑی زیادتی ہے کیونکہ اس طرح ہم دوسروں کو ان نعمتوں کے استعمال سے روک دیتے ہیں۔ اور جو ہمارا مال قومی کاموں میں صرف ہونا چاہیئے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جس مال کا صرف کرنا عبادت ہے۔ اس کو یونہی بے فائدہ ضائع کر دینا ایک تو اس عبادت سے محرومی ہوتی ہے۔ اور دوسرے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

قرآن کریم نے انفاق مال کو عبادت میں شامل کیا ہے۔ زکوٰۃ اور دوسرے صدقات اسی لئے فرض ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرتے وقت یہ نہ بھولیں کہ ضرورت سے زیادہ خرچ گناہ میں داخل ہے۔ اسی طرح سادہ زندگی کے معنے یہ ہیں کہ اپنی خوراک اور لباس میں اپنی جائز ضروریات سے زائد استعمال نہ کریں۔ اور اپنی محنت کی کمائی کا زیادہ سے زیادہ حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنے پاس امانت سمجھیں۔

الغرض سادہ خوراک اور سادہ لباس سے ہمیں جو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ پہلے تو ہماری جسمانی صحت ہے۔ دوسرے عبادت انفاق کا زیادہ سے زیادہ موقعہ ملتا ہے۔ تیسرے تندرستی کی وجہ سے ہماری اخلاقی اور روحانی صحت بھی ترقی کرتی ہے۔

الغرض یہ مطالبہ صرف خوراک اور لباس کے لحاظ سے بھی نہ صرف عقلاً ہی صحیح ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مستحسن ہے۔ مگر سادہ زندگی صرف خوراک اور لباس تک ہی محدود نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ ہماری زندگی کے ہر پہلو پر اس کا اثر نمایاں ہونا چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اس مطالبہ کی تشریح کرتے وقت بعض عملی باتوں کی طرف خاص طور سے توجہ دلائی ہے۔ مثلاً خوراک

کے متعلق آپ نے تجویز فرمایا ہے۔ کہ ہم کو صرف ایک سالن ایک وقت استعمال کرنا چاہیئے غریب تو خیر ایسے بھی ہیں جو ایک سالن کی بھی استطاعت نہیں رکھتے ہوں گے۔ اس لئے دراصل یہ مطالبہ دولتمندوں کے لئے خاص طور پر قابل اعتنا ہے۔ جو دستر خوان کی زینت اور زبان کے چسکے کے لئے دو دو تین تین قسم کے سالن استعمال کرتے ہیں اگرچہ احمدیوں کی اکثریت بڑی حد تک ایک سالن کی پابندی کرتی ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اب یہ عادت ذرا پھر ڈھیلی ہوتی جا رہی ہے۔ ہم کو "یوم تحریک جدید" کے جلسوں میں اس طرف زیادہ توجہ دلانی چاہیئے حضور نے "ایک سالن" تحریک کی بعض استثنا بھی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً۔ میٹھا۔ دودھ۔ دہی۔ طبی ضروریات۔ مہمان نوازی۔ دعوت۔ عیدین۔ جمعہ تحفہ۔ تقریب شادی وغیرہ مگر ایسی استثنائی صورتوں میں بھی اسراف سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اس مطالبہ کی بنیادی اینٹ اسراف سے نجات ہی ہے۔

اسی طرح لباس کے متعلق بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مفصل ہدایات دی ہوئی ہیں۔ لباس پر عموماً ضرورت سے بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ عموماً محض فیشن کے لئے نہ کہ ضرورت کے لئے کئی کئی جوڑے بنوائے جاتے ہیں۔ یہ نہایت ہی غیر اسلامی طریق ہے۔ اور موجودہ وقت میں تو اپنی جان پر اور قوم پر ظلم عظیم ہے۔ عورتوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ جتنا عورتیں اپنے لباس اور تزئین پر خرچ کر رہی ہیں۔ اس کی نسبت سے دوسری ضروریات پر بہت کم خرچ ہو رہا ہے۔ صفائی اور چیز ہے۔ لیکن نت نئے فیشن بدلتے رہنا اسراف کی نہایت گھناؤنی صورت ہے۔ گوٹہ کناری فیتے وغیرہ پھر تزئین کے لئے خدا جانے کیا کیا سامان ہیں جن پر آجکل جوان اور غیر جوان عورتیں بے دھڑک روپیہ ضائع کر رہی ہیں۔ احمدی عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اس امر میں دوسروں کے لئے نمونہ بنیں اس طرح ہمارے ملک کا بہت سا روپیہ دوسرے ملکوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ اور یہ اس لحاظ سے قومی جرم ہے۔ جو ہم کر رہے ہیں۔ اور خاص کر ایسے وقت میں کہ ہمارے نئے ملک کو تعمیری کاموں کے لئے کوڑی کوڑی کی ضرورت ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ احمدی عورتیں بھی زمانہ کی رَو کے ساتھ بہ نکلی ہیں۔ یہ ایک ایسی جماعت کے لئے جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ تجدید اسلام اور احیائے دین کے لئے مقرر ہوئی ہے نہایت شرم کی بات ہے۔

اے احمدی بہنو بے شک تم نے دین کے لئے بڑی بڑی مالی قربانیاں کی ہیں۔ تم نے اپنی ایمان کی

حرارت سے رات بھر میں مسجدیں تیار کر دی ہیں مگر پھر بھی تم میں سے ہر ایک اپنے دل پر نقش کر لے۔ کہ جو لپ سٹک کی ایک فائل اس وقت خرید رہی ہے۔ وہ اپنی قربانی سے بنائی ہوئی مسجد کی ایک اینٹ خود اپنے ہاتھ سے نکالکر پھینک رہی ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے اس مسجد کو گرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو اس نے اپنے زیور قربان کرکے بنائی ہے۔ آخر اگر تمہارے ناخن بن روغن رہ جائیں گے۔ تو دنیا میں کیا اندھیر آ جائے گا۔ ایک دفعہ تو کبھی فرصت میں اس بات پر غور فرمائیے۔

ہمیں معاف فرمایا جائے ہم بہک گئے ہیں۔ اُف اُف ایک احمدی عورت کے لئے ہم نے ایسی بدگمانی کو اپنے دل میں راہ ہی کیوں دی۔ ہم ایسی احمدی عورتوں کو جانتے ہیں۔ جو اپنا جیب خرچ بھی چندوں میں دے ڈالتی ہیں۔ بلکہ ان کے ننھے منھے بچے اپنی چیزی کے پیسے ادھنیوں اور انیوں تک چندہ میں دے دیتے ہیں۔ بے شک ہزاروں ہزار ایسی احمدی عورتیں ہیں جنہوں نے دنداسہ بھی کبھی استعمال نہیں کیا۔ مگر آہ صحبت بد کا بُرا ہو کہ بڑے بڑے شہروں خاصکر لاہور میں تو سنیما جانے کا رواج پا جانے کی خبریں بھی آ رہی ہیں

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کیا یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہے۔ جو ہمارے دل میں یونہی پیدا ہو گیا ہے۔ بہن! آپ کا فرض تو اپنے بچوں کو اس آخری جنگ عظیم کے لئے تیار کرنا ہے۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج شیطان سے لڑ رہی ہے۔ مگر آپ بچوں کو کدھر لے جا رہی ہیں؟ آپ تو الٹا انکو شیطان کے پاس شاگرد بٹھا رہی ہیں بے شک آپ کا بچہ ابھی دودھ پیتا ہے۔ اس کو ان باتوں کا بھی کوئی شعور نہیں۔ لیکن یاد رکھئے۔ آپ کی ایک ایک سانس آپ کی ایک ایک جنبش آپ کی زبان سے نکلا ہؤا ایک ایک لفظ اس دودھ پیتے بچے کی فطرت میں کالنقش فی الحجر ہوتا چلا جائے گا محو نہیں ہو گا مٹے گا نہیں۔

بہن! اگر یہ ہمارا وہم ہے کہ آپ سنیما جاتی ہیں۔ تو یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ جو ہمارے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر یہ ہمارا وہم نہیں۔ اور آپ سچ مچ سنیما دیکھنے جاتی ہیں یا ایک دفعہ بھی گئی ہیں۔ تو یقیناً آپ نے اپنے ایمان کی دولت خود اپنے ہاتھ سے شیطان کے حوالے کر دی ہے۔

آپ نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ سے انحراف کیا ہے۔ آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کی اس کے خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمام جماعت احمدیہ کی نعوذ باللہ توہین کی ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ کالم)

شذرات

خورشید احمد

(۱)

گورنر جنرل پاکستان کا پیغام

پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستان کی فوج کا اجتماع اس لحاظ سے پاکستان کے لئے بابرکت ثابت ہؤا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے قوم میں اتحاد و اتفاق کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور ہر طرف اپنی اپنی بساط کے مطابق ملک و ملت کے دفاع کے لئے تیاری ہوتی نظر آتی ہے۔ قوم کے اس جذبہ پر ہمارے وزیراعظم نے بھی اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا ہے۔

لیکن جوش و خروش کی اس فضاء میں ایک ایسا امر بھی ہے۔ جس کی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے۔ اور وہ ہے اللہ تعالےٰ سے تعلق اور اس سے اپنی کامیابی کے لئے دعا!

اگر پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اور ہم واقعی اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ تو پھر ہمیں اپنے ... اس خدا سے بھی تو محبت کرنی چاہیئے۔ کہ جس کی محبت اسلام کا سب سے بڑا مرکزی نقطہ ہے۔ اور اگر واقعی اسلام خدا تعالیٰ کا محبوب مذہب ہے، تو پھر ہمیں اپنی مادی تیاریوں کے ساتھ ساتھ اس کا در بھی تو کھٹکھٹانا چاہیئے۔ کہ اے الٰہ العٰلمین آج اس مملکت پر دشمن فوج کشی کر رہا ہے۔ کہ جو تیرے محبوب مذہب کے نام پر قائم کی گئی۔ اور جس میں تیرے محبوب رسولؐ کی غلامی کا دم بھرنے والے رہتے ہیں۔ تو آپ ان کی مدد فرما۔ ان کو اپنے اعمال میں اصلاح کرنے اور تیرے منشاء پر چلنے کی توفیق دے۔ اور وقت آنے پر انہیں فتح عطا فرما!

ہمیں خوشی ہے۔ کہ پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی۔ کہ انہوں نے قومی جدوجہد کے اس فراموش شدہ حصہ کی طرف قوم کو کسی حد تک توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ نے یوم استقلال کی تقریب پر قوم کے نام جو پیغام دیا۔ اس میں خاص طور پر اس امر کی تلقین کی۔ کہ "آج کے دن میرا پیغام آپ کے نام یہی ہے۔ کہ جسمانی اور مادی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اللہ کی یاد سے ہر وقت دلوں کو منور رکھیں۔ یہ نور آپ کے لئے ہر تاریکی میں مشعل راہ کا کام دیگا"۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس پیغام کی اہمیت کو سمجھا جائے اور ہر گھر میں اس پر عمل کیا جائے۔

(۲)

قرآن مجید کی تفسیر کے اصول

کسی فرد یا جماعت کے خیالات و افکار معلوم کرنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تمام تحریروں اور اس کے مسلمہ اصولوں پر یکجائی نظر ڈالی جائے اور پھر اس سے کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے۔ لیکن اگر ہم زید کے چند ایک فقروں یا تحریروں کو ان کے ماحول اور سیاق و سباق سے علیحدہ کر لیں۔ اور پھر ان کے ذریعہ یہ اندازہ لگانا شروع کریں۔ کہ زید کے خیالات کیا ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ یہ طریق ہرگز درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہر فقرہ اپنے ماحول اور سیاق و سباق کے اندر رہ کر ہی کہنے والے کے مفہوم کو صحیح طور پر ادا کر سکتا ہے۔ اور اگر ہم اسے اس کے ماحول سے علیحدہ کر دیں۔ تو گو وہ پھر بھی ایک مفہوم تو اپنے اندر ضرور رکھتا ہوگا۔ لیکن وہ کہنے والے کا مفہوم ادا نہیں کرے گا۔

اس اصل کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ماضی میں اسلام کے خلاف بڑے بڑے فتنے اٹھے۔ ایک طرف دشمنوں نے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مختلف ٹکڑوں کو لے کر انہیں ایسا مفہوم پہنانے کی ناپاک کوششیں کیں۔ جن سے اسلام کا بے عیب اور حسین چہرہ داغدار نظر آئے۔ اور دوسری طرف خود اپنوں نے یہ ظلم ڈھایا کہ بجائے اسلام کی اتباع کرنے کے اپنے ذاتی خیالات کو اسلام کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا۔ اور انہیں صحیح ثابت کرنے کے لئے قرآن پاک اور احادیث کے مختلف نامکمل حصوں کو بطور سند پیش کرنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مسلمانوں کے خیالات و افکار کی یک جہتی ختم ہو گئی۔ اور وہ فرقہ در فرقہ اور گروہ در گروہ تقسیم ہوتے چلے گئے۔

اسی خطرناک خرابی کو دیکھ کر ہمارے فقہاء نے قرآن مجید کی تفسیر کے اصول وضع کئے۔ چنانچہ ایک یہ اصل بھی مقرر کیا گیا ہے۔

(ا) "جہاں کوئی آیت مبہم ہو یا اس کا طریقہ بیان غیر معمولی ہو۔ یا اس میں کسی مسئلہ پر بالاجمال بحث کی گئی ہو۔ یا وہ مسئلہ تعمیم کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔ ایسی حالت میں اسکی تفسیر دیگر آیات کے موافق کرنی چاہیئے۔ جہاں وہی مسئلہ زیادہ صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔ یا اس مضمون پر زیادہ وضاحت کے ساتھ بحث بیان کی گئی ہو۔

کسی ایک آیت یا عام اور مطلق آیت کی تفسیر بہت سی مقید مشروط اور محدود آیات کے برخلاف نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ضرور ہے کہ وہ تفسیر ان کے موافق ہو۔ اور مناسب قیود و شرائط کا لحاظ رکھ کر کی جائے۔ (اتقان علامہ سیوطی صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ مطبع احمدی سنہ ۱۲۸۰ھ)

(ب) جو لوگ اپنے ذاتی خیالات کو قرآن مجید کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے اس کتاب کے مصنف لکھتے ہیں:۔

"وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ جو ہرگز قابل درگذر نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی جداگانہ آیتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نقل کرتے ہیں۔ جو نہ تو پوری پوری مطلب خیز ہوتی ہیں۔ اور نہ ان کا مفہوم ہی عام ہوتا ہے۔ وہ اپنے اس طریق۔ عمل سے ان کثیر التعداد مشروط اور خاص آیتوں کو جو مضمون زیر بحث کے متعلق زیادہ صاف اور واضح ہیں نظر انداز کرتے ہیں" (ر صفحہ ۱۲۱)

یہ اصل اس قابل ہے۔ کہ نہ صرف قرآن مجید کے لئے بلکہ ہر شخص کے خیالات کا اندازہ لگانے کے لئے اسے ملحوظ رکھا جائے۔

کاش جماعت احمدیہ کے مخالفین بھی ہماری مخالفت کے وقت اس اصل کو مدنظر رکھا کریں۔ اور جو اصحاب ان کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی تسلی کر لیا کریں۔ کہ سلسلہ کے لٹریچر کے جو حوالے دیئے جا رہے ہیں۔ آیا انہیں ان کے ماحول اور ان کے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے تو پیش نہیں کیا جا رہا؟

(۳)

جہاد کا مفہوم

ایک لمبے عرصہ سے اپنوں اور غیروں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی تھی۔ کہ اسلام جہاد کا مطلب (نعوذ باللہ) سوائے قتل و غارت۔ لوٹ مار اور غیر اسلامی ممالک پر جارحانہ حملہ کر کے انہیں اپنے زیر نگیں کرنے کے اور کچھ نہیں۔ دشمنوں نے تو خیر اسلام کو بدنام کرنے کے لئے جہاد کا یہ مفہوم ظاہر کرنا ہی تھا۔ لیکن مقام افسوس تو یہ ہے۔ کہ خود بعض مسلمان علمائے دین بھی جہاد کا یہی مفہوم سمجھتے اور بتاتے تھے۔ اور انہیں یہ کہتے ہوئے ذرا بھی تامل نہ ہوتا تھا۔ کہ قتال غیر مسلموں کے ساتھ عمل میں لایا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ پہلے حملہ نہ کریں"۔ (ہدایہ شرح فقہ اسلام از نور الدین علی)

ان تینوں جہادوں میں آنحضرتؐ بدر کی جنگ سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ اور غرض آپ کی یہ تھی۔ کہ قریش کا قافلہ لوٹیں۔ (تیسیر الباری از مولانا وحید الزمان وقار نواز جنگ)

دور حاضرہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے بڑی شد و مد کے ساتھ جہاد کے اس سراسر ظالمانہ اور غیر اسلامی مفہوم کی تردید فرمائی ہے۔ اور گذشتہ نصف صدی سے جماعت احمدیہ کا مسلک یہی رہا ہے۔ کہ وہ جہاد کے مفہوم کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کر کے اسلام کی اشاعت کی راہ سے ایک اہم ... کو دور کر رہی ہے۔

مقام شکر ہے۔ کہ ہماری مساعی بار آور ہو رہی ہے۔ اور اب آہستہ آہستہ مسلمانوں کے سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ میں بھی اس غلط فہمی کو دور کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جب ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے "جہاد" کے اس غلط مفہوم سے فائدہ اٹھا کر دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنا چاہا۔ تو پاکستان کے وزیر اعظم عزت مآب لیاقت علی خاں دیگر پاکستانی زعماء اور پاکستانی اخبارات وغیرہ سب نے یک زبان ہو کر دنیا پر یہ واضح کر دیا۔ کہ اسلام صلح اور سلامتی کا مذہب ہے، اور اس کے نزدیک جہاد کا ہرگز وہ مفہوم نہیں ہے۔ جو دشمن مشہور کر رہے ہیں۔ چنانچہ خان لیاقت علی نے ۱۴؍اگست کو اپنی تقریر میں فرمایا:۔

"جہاد کے اصلی معنے ہیں کوشش کرنا۔ کس چیز کے لئے کوشش کرنا؟ انصاف کے لئے کوشش کرنا۔ سچائی کے لئے کوشش کرنا اور جنگ کے معنی ہیں۔ لوگوں سے لڑائی لڑنا ملک گیری کے لئے"۔

اسی طرح لاہور کے روزنامہ زمیندار نے لکھا:۔

"یہ واضح رہنا چاہیئے۔ کہ جہاد جارحانہ پیشقدمی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اس ایثار و قربانی کو کہتے ہیں۔ جو مسلمان اپنے دین اور وطن کی حفاظت کے لئے اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہے"۔ (زمیندار ۲؍اگست ۱۹۵۱ء)

(۴)

قیام پاکستان کے مخالف

عزت مآب خان لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان نے منٹو پارک لاہور کے تاریخی اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بھارت کے ان چودہ مسلمانوں کا بھی ذکر کیا۔ جنہوں نے مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارتی حکومت کی تائید میں بیان دیا ہے۔ آپ نے ان مسلمانوں کے ماضی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ان میں چند اصحاب ایسے بھی ہیں۔ جو حصول پاکستان کی جدوجہد تک کو غیر اسلامی بتاتے تھے"۔ (آفاق ۲۳؍اگست)

گویا ہمارے وزیراعظم نے اشارہ کیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے اس وقت بھی قوم کا ساتھ نہ دیا۔ جبکہ قوم نازک ترین دور میں گذر رہی تھی۔ تو آج ان سے کس طرح یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ حق بات زبان پر لائیں گے؟

یہ استدلال اپنی جگہ نہایت درست اور ناقابل تردید ہے۔ لیکن اس استدلال کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ نازک دور میں قوم سے غداری کرنے والا جو عنصر پاکستان میں موجود ہے۔ کیا اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ جن غداروں کا وزیراعظم نے ذکر کیا ہے انہی کے بھائی بند خاصی تعداد میں آج پاکستان میں بھی موجود ہیں۔ بلکہ وہ آتشی بیان مقرر بھی موجود ہے۔ جس نے روانی تقریر میں یہ کہہ ڈالا تھا۔ کہ "کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے"۔

اگر ہندوستان میں رہنے والے اس طبقہ سے آج اظہار حق کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ جو پاکستان کو غیر اسلامی قرار دیتا تھا۔ تو یقیناً اس طبقہ کے ان عناصر پر بھی کبھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جو آج پاکستان میں موجود ہیں۔ اور جو کل تک قائد اعظم کو کافر اعظم اور پاکستان کو پلیدستان کہا کرتے تھے۔

جن لوگوں کا کردار یہ ہے۔ کہ وہ قوم کے نازک ترین زمانہ میں قوم سے غداری کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ وہ یقیناً اس قابل ہیں۔ کہ ان کی کڑی نگرانی رکھی جائے۔ اور وزیراعظم کے مندرجہ

ہوائی حملہ کی صورت میں زخمیوں کی طبی امداد
(۳)

حفاظتی تدابیر

ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے وارڈن سے تمام ضروری حفاظتی تدابیر معلوم کر کے ان پر عمل کرے تاکہ ہوائی حملہ کے وقت اس کی جان و مال محفوظ رہ سکے۔ مگر ان تمام حفاظتی تدابیر کے باوجود ہوائی حملہ کی صورت میں کچھ نہ کچھ لوگ اپنی کسی نہ کسی کوتاہی کی بنا پر یا اتفاقاً کسی بم کی براہ راست زد میں آکر زخمی ہو جاتے ہیں۔ ان کے زخموں اور ضربات کی نوعیت عموماً مندرجہ ذیل قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) عام زخم

(۲) جریان خون۔

(۳) ہڈیوں کا ٹوٹنا۔

(۴) صدمہ (ضعف)

(۵) سانس کا رک جانا

(۶) جھلسنا یا جل جانا۔

زخمیوں کی پہلی امداد کیلئے نہایت ضروری ہے کہ ضربات اور تکلیفوں کا مناسب اور ٹھیک ٹھیک علاج جلد از جلد ہو سکے تاکہ معمولی زخم مہلک نہ بن جائیں اور مریض کو صحت یاب ہونے میں مدد مل سکے۔ . . . . اس لئے بے جا نہ ہوگا اگر ان مختلف ضربات کے علاج کا یہاں مختصراً ذکر کر دیا جائے۔

(۱) زخم (الف) مریض کو مناسب وضع قیام میں رکھو۔ کیونکہ کھڑے ہونے کی نسبت بیٹھنے اور بیٹھنے سے لیٹنے کی حالت میں خون کم بہتا ہے۔ اس لئے خون بہنے والے حصہ کو اونچا رکھنا چاہئیے۔ لیکن اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو ٹوٹے ہوئے عضو کو ایسا نہ کرنا چاہئیے۔ جب تک ٹوٹی ہوئی ہڈی کا مناسب علاج نہ کر لیا جائے۔

(ب) زخم کو ننگا کرو۔

(ج) خون بہنے کے مقام پر فوراً انگوٹھے یا انگلیوں سے دباؤ ڈالو۔ لیکن یہ براہ راست دباؤ ٹوٹی ہوئی ہڈی یا کسی اندر گھسی ہوئی بیرونی چیز پر نہیں ڈالنا چاہیے۔

(د) اگر زخم بڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہو یا کوئی بیرونی چیز زخم میں گھسی ہو تو انگوٹھے یا انگلیوں کا دباؤ زخمی جگہ سے اوپر دل کی طرف خون بہنے والی شریانوں پر کسی ایسے مقام پر جہاں شریان کسی ہڈی پر دبائی جا سکے ڈالنا چاہیے۔

(ہ) انگلیوں کے دباؤ کی بجائے پٹی۔ گدی پگڑی۔ رومال۔ نکٹائی۔ تسمہ ڈوری یا رسی وغیرہ سے بندش لگائی جا سکتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ زخم سے خون کا بہنا بند ہو جائے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایسی بندش ۲۰ منٹ سے زیادہ ایک وقت میں قائم نہیں رہنی چاہئیے۔ ورنہ وریدی خون عضو میں رک کر جمع ہو جاتا ہے اور بہت نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ اگر ۲۰ منٹ تک طبی امداد مہیا نہ ہو سکے تو دباؤ پھر ڈھیلا کر دیں۔ اگر خون زخم سے جاری ہو تو پھر دباؤ ڈال دیں اور یہ عمل ہر ۲۰ منٹ کے بعد کریں جب تک کہ طبی امداد نہ پہنچ جائے۔

(و) بیرونی چیز مثلاً لوہے۔ لکڑی۔ کانچ۔ کوئلہ کے ٹکڑے۔ بال۔ گھاس پھوس یا کپڑے کی دھجیاں وغیرہ۔ اگر زخم میں علیحدہ نظر آئیں تو صاف اور دھلے ہوئے ہاتھ سے اس کو نکال دیں۔ اگر کوئی بیرونی چیز اندر پھنسی ہوئی ہو اور آسانی سے نہ نکل سکتی ہو تو اسے کھینچنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

(ز) اگر زخم ظاہری طور پر گندہ ہو اور طبی امداد جلد مہیا نہ ہو سکے اور گرد و میل صاف ہو سکے تو صاف ستھرا ابلا ہوا نیم گرم پانی جس میں پسا ہوا نمک حل کر دیا گیا ہو (بحساب ایک چمچہ چائے والا اور دس چھٹانک پانی) ڈال کر بہا دیں۔ لیکن یہ احتیاط ضرور رہے کہ زخم کے اردگرد کی میل اور مٹی وغیرہ زخم کی طرف نہ آئے۔

(ح) زخم کے اوپر صاف اور جراثیم سے پاک کپڑے کا ٹکڑا رکھیں اس کے اوپر روئی یا نرم کپڑے کی گدی رکھ کر مناسب طریقہ سے کس کر پٹی باندھ دیں۔ لیکن اگر ہڈی ٹوٹی ہو یا کوئی بیرونی چیز زخم کے اندر موجود ہو جو نکل نہ سکتی ہو تو پھر پٹی ڈھیلی باندھنی چاہئیے۔

(ط) شریان پر دباؤ یا بندش ڈھیلی کر دیں۔ اگر زخم سے خون پھر جاری ہو جائے تو دباؤ پھر ڈال دیں ورنہ نہیں۔

(ی) زخمی عضو کو سہارا دینے کا انتظام کریں۔

(ک) صدمہ (ضعف) کا مناسب علاج کریں۔

پیٹ کی دیوار کے زخم

(الف) جب اندرونی اعضا باہر نہ نکلے ہوں۔

(۱) اگر زخم پیٹ کی لمبائی میں ہو تو مریض کو چت لٹا دیں اور ٹانگوں کو پھیلائے رکھیں۔ لیکن اگر زخم پیٹ کی چوڑائی میں ہو تو ٹانگیں پھیلانے کی بجائے گھٹنوں کو اچھی طرح کھڑا کر دیا اور سر اور مونڈھوں کو کمبل تکئے لحاف وغیرہ کے سہارے سے اونچا رکھیں۔

(۲) زخم پر صاف اور خشک کپڑے کا ٹکڑا رکھ دیں اور اس کے اوپر روئی رکھ کر کسی چوڑی پٹی سے باندھ دیں۔

(۳) مریض کو کمبل لحاف یا کوٹ وغیرہ سے گرم رکھیں تاکہ صدمہ بڑھنے نہ پائے۔

(۴) منہ کے راستے سے کچھ غذا نہ دیں۔

(ب) جب اندرونی اعضا باہر نکل چکے ہوں خواہ زخم لمبائی میں ہو یا چوڑائی میں تو

(۱) مریض کو چت لٹا دیں۔ گھٹنوں کو خوب کھڑا رکھیں۔ اور سر اور مونڈھوں کو کمبل لحاف تکئے وغیرہ کی امداد سے اوپر اٹھا دیں۔ تاکہ اونچا رہیں۔

(۲) باہر نکلی ہوئی آنتوں وغیرہ کو اندر واپس کرنے کی کوشش بالکل نہ کریں بلکہ ان کو کسی نرم جاذب یا تولیہ یا کپڑے کے ٹکڑے سے جس کو گرم اور صاف پانی میں بھگو کر نچوڑ لیا ہو ڈھانک دیں۔ اگر گرم پانی میں صاف نمک پسا ہوا بحساب ایک چمچہ چائے کی مقدار اور دس چھٹانک پانی ملا لیں تو اور بہتر ہے ایسے کپڑے کو ہر دس پندرہ منٹ پر بدل ڈالنا چاہئیے۔

(۳) ایسے کپڑے کے اوپر صاف روئی یا کسی نرم کپڑے کی تہ کر کے رکھیں۔ لیکن پیٹ پر غیر ضروری دباؤ نہ ڈالیں۔ پھر کسی چوڑی پٹی یا کپڑے سے اس کو باندھ دیں۔

(۴) مریض کو گرم رکھیں۔

(۵) کچھ کھانے پینے کو نہ دیں۔

(۶) جتنی جلدی ممکن ہو مریض کو ہسپتال پہنچانے کا انتظام کریں۔

۳۔ ہڈیوں کا ٹوٹنا

جب جسم کے کسی حصہ پر سخت ضرب لگتی ہے تو اس ضرب کی شدت کے مطابق ہڈی پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے اور ہڈی ٹوٹ سکتی ہے۔

جس جگہ ضرب لگتی ہے عموماً ہڈی اسی جگہ سے ٹوٹتی ہے۔ مگر بعض اوقات ضرب کسی اور جگہ پہنچتی ہے لیکن ہڈی کسی دوسری جگہ سے ٹوٹ جاتی ہے۔ اگر صرف ہڈی ٹوٹے تو اسے سادہ شکستگی کہتے ہیں۔ لیکن اگر ہڈی ٹوٹنے کے ساتھ اس کے اردگرد کا گوشت اور پوست بھی زخمی ہو جائے اور ہڈی نظر آنے لگے تو اسے مرکب شکستگی کہتے ہیں اور جب ہڈی ٹوٹنے کے علاوہ کوئی اور اندرونی عضو مثلاً جگر معدہ تلی۔ پھیپھڑا۔ دماغ یا گردے وغیرہ بھی زخمی ہو جائیں تو اس وقت وہ پیچیدہ شکستگی کہلاتی ہے۔

بچوں کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں۔ جب انہیں کوئی شدید ضرب پہنچے تو مضروب ہڈی ٹیڑھی ہو کر گیلی ٹہنی کی طرح ایک طرف سے ٹوٹ جاتی ہے اور دوسری طرف سے جڑی

خدا تعالےٰ کے کام عہدہ داران سے وابستہ نہیں

"خدا تعالےٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیا کرتا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے.... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہئیے کہ اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لے لیا ہے۔ بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئیے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں"

(ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

درخواستہائے دعاء

صدر الدین احمد صاحب نیو کلاتھ مارکیٹ کراچی کی اہلیہ صاحبہ آٹھ ماہ ہوئے چھت سے گر کر مجروح ہو گئی تھیں۔ ان کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہوئی ہے۔

سید علی صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول ۱۱۶ ضلع شیخوپورہ کی بیوی عائشہ بی بی بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب ان دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اٹامک حملہ اور اس کا انسداد

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور

آج جبکہ جنگ کے مہیب اور المناک بادل ہمارے چاروں طرف چھا رہے ہیں۔ لوگ مختلف خیال آرائیاں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایٹم بم کی وہ سیاہ کاریاں جو اہل دنیا نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر مشاہدہ کی تھیں۔ آج بھی عوام انکے تصور سے لرزہ براندام ہو رہے ہیں۔ آگ کی وہ شدت جس میں ہزاروں عالیشان عمارتیں جل کر راکھ ہو گئیں لوہے کے وہ بڑے ستون جو آبی بخارات کی شکل میں فضائے آسمانی میں روپوش ہو گئے اور ہوا کا وہ زبردست ریلا جس نے سینکڑوں میل کے رقبہ میں فلک بوس عمارتوں کو ریزہ ریزہ کرکے جو السماء میں منتقل کر دیا تھا۔ آج بھی عوام الناس عہد ماضی کی اس خونچکاں داستان کو حال کے پس منظر پر دہراتے دکھائی دیتے ہیں

سیاستدان اسبات پر متفق ہیں۔ کہ اگر اہل دنیا تیسری لڑائی کے لئے تیار ہو گئے۔ تو یقیناً یہ لڑائی تلواروں کی لڑائی نہ ہو گی۔ یہ لڑائی ٹینکوں کی لڑائی نہ ہو گی۔ یہ لڑائی معمولی قسم کے عام بموں تک ہی محدود نہ رہے گی۔ بلکہ یہ لڑائی ایٹم کے اس خونی اور مہلک ہتھیار سے کھیلی جائے گی۔ جس کی زد سے کوئی چرند اور پرند بھی محفوظ نہ ہوگا۔ انسانی تدبیروں کا اس روز خاتمہ ہو گا۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی

چنانچہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم اس بم کی ماہیت سے بکلی واقفیت حاصل کریں تاکہ پتہ چلے۔ کہ اس کے گرنے کی صورت میں ہم بچاؤ کی کون کونسی تدابیر اختیار کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے اس مضمون میں اس بم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالکر اس کی اے۔ آر۔ پی کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔

بم کے مندرجہ ذیل تین بڑے بڑے اثرات ہیں

(۱) بلاسٹ اور ہوائی ریلا (Blast And shock-wave) یہ ریلا عام بموں ہی کی طرح ہے۔ مگر ایٹم کی حالت میں اس کا اثر بہت وسیع رقبہ تک محسوس کیا جا سکتا ہے

(۲) آگ (Fire) یہ بھی عام بموں کی طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ مگر اس حالت میں یہ آناً فاناً ایک بہت بڑے رقبہ پر پھیل جاتی ہے جس کو قابو میں لانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

(۳) تابکاری اثر (Radio-Activity)۔ اس بم کے پھٹنے سے ایسی شعاعیں پیدا ہوتی ہیں جو انسانی زندگی کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیتی ہیں۔ اور حقیقت میں یہی وہ چیز ہے۔ جس کی بنا پر یہ بم بہت خوفناک ہوتا ہے

بلاسٹ وہ ایٹم بم جو ہیروشیما پر گرایا گیا تھا T.N.T. کے بیس ہزار ٹن وزن کے بم کے دھماکے کے برابر تھا۔ مگر وسعت کے لحاظ سے اس کی تباہی نسبتاً محدود تھی۔ کیونکہ اس کی بہت سی طاقت اس کے گرنے کی جگہ کو تباہ کرنے میں صرف ہو جاتی ہے عمارتیں نہ صرف معدوم ہی ہو جاتی ہیں۔ بلکہ وہ نہایت ہی باریک سفوف میں تبدیل ہو کر چرخ گردوں میں پھیل جاتی ہیں۔

جاپان میں اینٹوں کی عمارتیں دھماکے کے مرکز سے ڈیڑھ میل تک بالکل تباہ ہو گئیں۔ لوہے کی بڑی بڑی عمارتیں نیز چوتھائی اور کنکریٹ کی عمارتیں قریباً آدھ میل تک بالکل مفقود ہو گئیں۔ مگر یہ تباہی بم کے گرنے کی بلندی کے ساتھ ساتھ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔

ہوائی ریلا ایٹم بم سے پیدا شدہ ہوائی ریلے کے متعلق ابھی تک بہت کم معلومات بہم پہونچائی جا سکی ہیں دونوں بم جو جاپان پر گرائے گئے تھے۔ زمین پر پہنچنے سے پہلے بلندی میں ہی پھٹ گئے تھے۔ عام بموں کے گرنے کی صورت میں ہوائی ریلا کافی زبردست ہوتا ہے۔ لیکن اس مصیبت سے بچنے کے لئے عام قسم کی خمدار خندقیں ہمیں کافی حد تک اس کے اثر سے بچا لیتی ہیں۔ دوسری جنگ عظیم میں اسبات کو محسوس کیا گیا تھا۔ کہ ایک ٹن وزن کے عام بم کے لئے جو عموداً زمین پر گرتا ہے۔ ہمیں کم از کم چالیس فٹ گہری خندق کی ضرورت ہے۔ اسلئے اگر ایک ایٹم بم کو ایسے دو ہزار بموں کے برابر فرض کر لیا جائے تو ظاہر ہے کہ ہمیں ایسے عموداً گرنے والے بم کے لئے کئی سو فٹ گہری خندق کی ضرورت ہو گی۔

آگ۔ اس بم کا آخری تجربہ صحرائے نیو میکسیکو میں ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو صبح ساڑھے پانچ بجے کیا گیا۔ اور یہ بم لوہے کے ایک مضبوط فولادی ستون پر لٹکا گیا۔ وقت مقررہ سے دو منٹ قبل تمام اشخاص مقام وقوع کی طرف پاؤں پھیلا کر منہ کے بل زمین پر لیٹ گئے بقایا وقت کے گذرنے کا اعلان لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جو دس ہزار گز کے فاصلے پر واقع تھا۔ ہر سیکنڈ کے بعد کیا جاتا تھا ڈاکٹر کونٹ (D.R. Con Ant) کا بیان ہے۔ کہ وہ کبھی بھی یہ تصور نہیں کر سکتا تھا کہ ایک سیکنڈ کا وقفہ اتنا لمبا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک وقت مقررہ پر نہایت زبردست چمک پیدا ہوئی اور اس نے تمام علاقے کو ایک نہایت ہی روشن دن سے زیادہ منور کر دیا۔ اس کے بعد ایک زبردست اور دل ہلا دینے والی کڑک پیدا ہوئی۔ جس کے ساتھ ہی انتہائی زوردار ہوائی ریلا پیدا ہوا۔ جس نے کنٹرول سٹیشن سے دو آدمیوں کو باہر دھکیل دیا اور معاً بعد ہی ایک رنگ برنگ دھوئیں کا بادل نمودار ہوا۔ جو چالیس ہزار فٹ کی بلندی تک چڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ اور جو راستے ہی میں غائب ہو گیا۔ تجربہ ختم ہو چکا تھا۔ یہ ایک حیرت انگیز کامیابی تھی۔ لوہے کا فولادی مینار بخارات میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اور اس کی جگہ ایک گہرا گڑھا نمودار ہو چکا تھا۔

یہ حرارتی بھڑک (Heat Flash) سیکنڈ کے کچھ وقفہ کے لئے رہتی ہے۔ لیکن پھر بھی ہیروشیما میں اس وقفہ کے اندر اندر بم کے نیچے کی زمین کا درجہ حرارت بارہ سو ڈگری تک پہنچ گیا تھا۔ اور اتنا ذرہ درجہ حرارت پتھروں کی سطح کو پگھلانے اور بیشمار جگہوں میں آگ لگانے کے لئے کافی ہوتا ہے غیر محفوظ لوگ اس حرارت سے اتنی بری طرح بھسم ہوئے کہ وہ چند ہی لمحوں میں ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ انسانی جسموں پر تین چوتھائی میل تک لاعلاج چھالے پڑ گئے۔ اور ڈیڑھ میل کے رقبہ میں معمولی جلن والے چھالوں کا کچھ شمار ہی نہیں تھا۔ اور اڑھائی میل تک کے رقبہ میں ان چھالوں میں اتنی شدت نہ تھی۔ اس حرارت سے موٹے کپڑے کچھ حد تک اور غیر شکستہ عمارتیں بہت حد تک ہمیں بچا سکتی ہیں۔

تابکاری اثر۔ ایٹم بم کے گرنے سے دو قسم کے تابکاری اثر رونما ہوتے ہیں

(۱) گاما شعاعیں (Gamma Rays) حرارتی بھڑک کے ساتھ ساتھ نہ دکھائی دینے والی شعاعیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ جو فوری طور پر اپنا اثر نہیں کرتیں اور جو گاما ریڈی ایشن (Gamma Radiation) کہلاتی ہیں۔ یہ شعاعیں بم کے پھٹنے کے معاً بعد ہی تمام اطراف میں سیدھے خطوط میں حرکت کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ ان شعاعوں کا اثر ایکس ریز اور ریڈیم کی شعاعوں سے ملتا جلتا ہے ہمارے کپڑے اور معمولی کنکریٹ کی دیواریں ان کے سامنے بالکل بے ضرر اثر ہوتی ہیں۔ البتہ لوہا ملی کنکریٹ کی پختہ بارہ انچ موٹی دیواریں ان شعاعوں کے دسویں حصہ کو روک لیتی ہے

اموات سسک سسک کر ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہڈیوں کا مغز ہمیشہ کے لئے ناکارہ اور ختم ہو جاتا ہے۔ ابکائیاں اور بخار ایک دن کے بعد بالوں کا جھڑنا ایک ہفتہ اور سخت قسم کی پیچش دوسرے ہفتہ میں شروع ہو جاتے ہیں۔ خون کے سرخ ذرے بالکل ختم ہو جاتے کے باعث انسان بیرونی بیماری کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہتا اور انجام کار موت تین سے چھ ہفتوں میں ایسے مریض کو ان بیماریوں سے نجات دلا دیتی ہے۔

(ب) تابکاری گیس بادل (Radio Active Gas-Clouds) دھماکے وقت بم کے یورینیم اور پلوٹونیم کے اجزاء تحلیل ہو کر سخت قسم کی تابکار شعاعوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جو پھٹتے ہوئے بم سے گرم مگر سفید آہستہ آہستہ پھیلتے ہوئے دھوئیں کے بادل کی طرح ساری فضا میں محیط ہو جاتے ہیں۔ دھوئیں کا یہ ستون ایسی تابکار اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے جو معاً دھماکے وقت دس لاکھ ٹن وزن کے ریڈیم سے نکلی ہوئی شعاعوں کے برابر ہوتا ہے اور اگر اس قسم کا دھواں زمین یا پانی کے ساتھ ٹکرا جائے تو اس قدر اموات ہوں گی جو انسانی شمار و قطار سے بالا ہوں گی۔ مگر خوش قسمتی سے اس دھوئیں کا بہت سا تابکاری عمل زیادہ دیرپا نہیں ہوتا۔ اور یہ ایک یا دو دن میں ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا ایک خاص حصہ زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔ جو زمین کے ساتھ ملکر وقت حادثہ سے پانچ سال تک زمین کو تابکار بنا سکتا ہے

جاپان پر جو بم پھینکا گیا تھا۔ اس کے پھٹنے سے اس قسم کا دھواں زمین یا پانی میں نہیں مل سکا تھا۔ کیونکہ بم زمین سے اتنی بلندی پر ہی پھٹ گیا تھا۔ جس کیوجہ سے یہ دھواں زمین پر پہنچنے سے پہلے ہی ہوا میں غائب ہو گیا تھا۔

بکنی کے مقام پر یہ دھماکہ سمندر میں ہوا تھا۔ اور اس لئے یہ دھواں پانی میں مل گیا تھا۔ جسکے باعث سمندر کا پانی تابکار ہو کر آدھ میل کے فاصلہ پر آبشار کی شکل میں تین جہازوں پر گرا۔ جو اس پانی کے اثر سے خطرناک طور پر تابکار ہو گئے اور آخر ان جہازوں کو ڈبو دیا گیا۔ اگر خدانخواستہ جاپان پر یہ بم بارش کے ایام میں گرا دیا جاتا۔ تو یہ دھواں یقیناً بارش کے ساتھ زمین پر پہنچ جاتا اور بہت خطرناک قسم کے واقعات ظہور پذیر ہوتے مگر یہ بم زمین سے دو ہزار فٹ کی بلندی پر پھٹ گیا تھا۔ اور یہ وہ بلندی ہے۔ جبکہ بلاسٹ۔ حرارتی بھڑک اور گاما شعاعیں اپنے مکمل عروج پر ہوتی ہیں۔ مگر دھوئیں کا یہ بادل زمین تک پہنچنے سے قاصر رہتا ہے۔ لیکن اگر یہ بم زمین کے قریب کی بلندی میں پھٹتا تو ایسے وہ اثرات جن کا

اہل جاپان کو ایک وسیع خطہ میں سامنا کرنا پڑا تھا۔ کافی حد تک محدود ہو جاتے۔ مگر اس صورت میں دھوئیں کا یہ بادل زمین کے ساتھ ملکر اس کے تین تہائی مربع میل کو سالہا سال تک ناکارہ بنا دیتا۔ جس مدتوں آبادی کا ہونا ناممکن ہو جاتا۔

تباہی اور اموات جو اس بم سے جس قدر تباہی اور اموات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس کا اندازہ ہیروشیما کی تباہی سے کیا جا سکتا ہے۔ ہیروشیما کا جہاں پہاڑی سلسلہ بالکل ہموار تھا۔ چار مربع میل کا ٹکڑا بالکل تباہ ہو گیا۔ مشینوں کو زیادہ نقصان اس بم سے پیدا شدہ آگ اور حرارت سے ہوا۔ ناگاساکی کے برٹش مشن کی رپورٹ کے مطابق پانچ فی صدی فولادی لوہے کے شیڈ (SHEDS) بالکل تباہ و برباد ہو گئے۔ اور پچاس فی صدی مشینیں جو لکڑی کے شیڈوں میں تھیں۔ یا تو بالکل تباہ ہو گئیں اور یا پھر ہمیشہ کے لئے ناکارہ بن گئیں۔ تاہم امریکہ کے سروے (U.S.S. SURVEY) کی رپورٹ کے مطابق شہر کی بیرونی حدود پر واقع شدہ کارخانے چوہتر فی صدی تک نقصان سے مبرا ہے۔ اور چورانوے فی صدی کارندے زخمی ہونے سے محفوظ رہے۔

ہیروشیما میں اسی ہزار سے ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) تک لوگوں کی اموات بم کے بالواسطہ حملہ سے ہوئیں اور بلا واسطہ اموات یعنی جن کو بروقت طبی امداد نہ پہنچائی جا سکی۔ یا جو ملبہ کے نیچے دب گئے۔ اس سے بھی زیادہ تھی۔ اور جو لوگ حرارتی بھڑک اور گاما شعاعوں کا شکار ہوئے۔ ایسے لوگوں کی تعداد اموات مندرجہ بالا تعداد سے بہت بڑھ چڑھ کر تھی۔

ان تمام حالات کے پیش نظر ہمارے پاس اس بم کے بچاؤ کے لئے تین ہی ذرائع ہو سکتے ہیں۔

پہلا تو یہ کہ ہمارے پاس ایسے لڑاکے ہوائی جہاز ہونے چاہئیں۔ جو دشمن کے بمبار جہازوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اور ان کو بم گرانے سے پہلے ہی تباہ کر دیں۔ دوسرا یہ کہ ہمارے صنعتی کارخانے اور دیگر ضروری ادارے شہر کی بیرونی حدود پر اس طرح تقسیم ہونے چاہئیں تاکہ بمباری کی صورت میں یہ تمام کے تمام کارخانے ایک ہی بم کی نذر نہ ہو جائیں۔ اور تیسری صورت ہمارے لئے ریڈار۔ آر۔ پی کے امکانات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ڈیفنس فی نفسہ ایک مکمل حفاظت نہیں بلکہ یہ حفاظت کے لئے ایک مؤثر ہتھیار ضرور ہے۔

ایٹم بم بوجہ اپنی مشینری کے جو اس کو کنٹرول کرتی ہے۔ اور جو اسکے میٹیریل کو پھٹنے میں مدد دیتی ہے۔ بہت بھاری ہوتا ہے۔ اور ایک مکمل بم کا وزن پانچ سے دس ٹن تک ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اتنا وزن عام بمبار جہاز بڑی آسانی سے ایک مقام سے دوسرے مقام تک اٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ گو اس کام کے لئے راکٹ اور بغیر پائلٹ کے جہاز بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جہاز منزل مقصود کو کھو دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ کام بمبار جہاز ہی کر سکتے ہیں۔ اسلئے سب سے بہتر چیز یہی ہے۔ کہ ہم ان بمبار جہازوں کا خاتمہ کریں اس کام کے لئے لڑاکے جہاز بہت مفید ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان جہازوں کی رفتار بمبار جہازوں کی نسبت بہت تیز ہوتی ہے۔ اور یہ بڑی پھرتی سے ان جہازوں پر حملہ کر کے اپنے آپ کو بچا کر واپس اپنے ٹھکانے پر پہنچ سکتے ہیں۔ گو امریکہ کے سنئے اعلان کے مطابق وہ ایسے بمبار جہاز بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جو دو ہزار میل کا فاصلہ چھ سو میل کی رفتار سے طے کر سکتے ہیں۔ مگر ابھی تک پورے طور پر اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ لہذا ہمیں اپنے لڑاکے جہازوں پر ہی انحصار کرنا چاہیئے جسے فاصلہ پر ایک بمبار کے بچ نکلنے کے امکانات بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اسلئے ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ دشمن حملہ کرنے کے لئے اپنے ایروڈروم ہمارے ساحل کے نزدیک ہی بنائے گا۔ تاکہ ہوائی جہاز منزل مقصود پر بم گرا کر واپس اپنے اڈوں پر پہنچ سکیں۔ اسلئے ہمارے لڑاکے جہاز ہر وقت اس مقصد کے لئے تیار رہیں۔ کہ جس وقت وہ ایسے جہازوں کو دیکھیں۔ فوراً ہی کافی بلندی پر ان کو تباہ کر دیں ورنہ بصورت دیگر بم کے زمین کے نزدیک پھٹنے سے بہت سخت تباہی ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

(باقی پھر)

قیمت اخبار جلد سے جلد

بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے۔ انکی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں۔ جو احباب وی پی کی انتظار میں ہوں انکی خدمت میں عرض ہے کہ وی پی کی انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اگر وقت کے اندر اندر انکی طرف سے قیمت نہ آئی تو پرچہ انکی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا سکے گا۔ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں کا بھی ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ میں چالیس پنتالیس وی پی کی رقم ۱۹۴۸ء سے پھنسی ہوئی ہے۔

(مینیجر)

ایران میں کمیونسٹ خطرناک تیاریوں میں مصروف ہیں

لندن ۲۴ اگست۔ ایران میں کمیونسٹوں کی خطرناک تیاریوں کی اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ کومنفارم اخبار کے ایک مضمون جس کا عنوان "عوامی جمہوریت کے لئے دائمی امن" ہے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ "تودہ" کے دستخطوں کے پیچھے ماسکو کا ہاتھ ہے۔ قبضہ تیل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مضمون میں لکھا ہے۔ کہ آزاد اور خود مختار ایران کی جدوجہد کے لئے سامراجی طاقتوں کے خلاف تمام ترقی پسند قومی طاقتوں کے اجتماع سے ایک متحدہ محاذ کے قیام کے لئے حالات سازگار ہو رہے ہیں۔ اس آزاد کنندہ محاذ کے مقاصد یہ بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ سامراجیوں کے نوآبادیاتی منصوبوں اور ڈاکٹر مصدق کے غیر مقبول نیشنل کی چالوں کو شکست دی جائے۔ مقالہ میں کہا گیا ہے۔ کہ اینگلو امریکی جنگجوؤں کو ایران میں روس کے خلاف جنگی اڈے بند کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ یہ فقرے کچھ مانوس سے ہیں۔ لیکن ڈپلومیٹک حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اس کے ردعمل پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے (داشتل)

ہندو مہاسبھا کا پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا

نئی دہلی ۲۴ اگست۔ پنڈت نہرو نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا نے دہلی معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور ہندوستان اور پاکستان کی علاقائی وحدت کے خلاف پراپیگنڈا کیا ہے۔ پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان ہمارا پارٹی کے سلسلہ میں پاکستان کی حکومت کو ہندوستان نے جو نوٹ ارسال کیا تھا۔ ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ اپریل ۱۹۵۰ء کے معاہدے کے باوجود ہندوستان میں ہندو مہاسبھا اور پاکستان میں اسی قسم کے گروپ ایک دوسرے کے خلاف پراپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

راولپنڈی میں سازش کیس

حیدرآباد (سندھ) ۲۴ اگست راولپنڈی سازش کیس میں استغاثہ کے ۱۴ ویں گواہ پر مسٹر سہروردی نے بریگیڈیر مسٹر لطیف کی طرف سے جرح کی۔ ان کے بعد دوسرے وکلاء نے جرح کی۔ اب جرح جاری تھی۔ کہ عدالت کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔

مصر کے نام امریکی مراسلہ

اسکندریہ ۲۴ اگست جاپانی معاہدہ امن کی تیسری ترمیم کی وضاحت کرنے کے لئے مصر میں مقیم امریکی سفیر مسٹر جیفرسن جیفری نے اپنی حکومت کی طرف سے مصر کے وزیر خارجہ محمد صلاح الدین پاشا کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ اشارۃً امریکی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ نے مصر کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ جس میں اس نے امریکہ کو

صوبہ سرحد میں انتخابی حلقہ بندیوں کا آرڈیننس

کراچی ۲۴ اگست۔ حکومت پاکستان نے ایک سرکاری اعلان میں جو صوبہ سرحد کی انتخابی حلقہ بندیوں کا آرڈیننس جاری کر دیا۔ جس کی رو سے صوبہ سرحد کی انتخابی حلقہ بندی کر دی گئی ہے۔ ضلع پشاور ۲۳ حلقوں میں۔ ضلع ہزارہ ۲۱ حلقوں میں۔ ضلع مردان پندرہ حلقوں میں۔ کوہاٹ آٹھ حلقوں میں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو ۷ حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

عورتوں کا حلقہ انتخاب پشاور چھاؤنی اور پشاور سٹی اور مردان۔ ایبٹ آباد۔ کوہاٹ۔ بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں میں مقرر کیا گیا ہے۔ پہلی مرتبہ عورتوں کو بھی اسمبلی کا رکن بننے کا حق دیا گیا ہے۔

دریائے راوی میں فی الحال طغیانی کا کوئی امکان نہیں

لاہور ۲۴ اگست۔ شیخ عبدالحمید چیف انجینئر انہار نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ دریائے راوی میں طغیانی کا کوئی خطرہ نہیں۔ آج اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ جسڑ کے مقام پر دریائے راوی کے پانی کا نکاس ایک لاکھ ۲۸ ہزار کیوسکس تھا۔ آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ اندازہ ہے۔ کیونکہ جسڑ کے مقام پر آب پیما اسی جگہ نصب ہے۔ جہاں سیلاب کے دنوں نصب کیا گیا تھا۔ یہ آب پیما نشیبی جگہ ہونے کی وجہ سے اور دیگر کئی وجوہ کے اعتبار سے صحیح مقدار بتانے سے قاصر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر اس خبر کو بھی صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو بھی لاہور پہنچتے پہنچتے پانی کی مقدار اور کم ہو جائے گی۔ اور اسی وقت ہی طغیانی کا خطرہ ہوگا۔ اگر پانی کے نکاس کی رفتار ایک لاکھ پچاس ہزار کیوسکس ہوئی۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اضلاعی حکام اس سلسلہ میں تمام حفاظتی اقدام کر رہے ہیں۔

اینگلو مصری تنازعہ کے متعلق امریکہ کا رویہ

اسکندریہ ۲۴ اگست۔ امریکی سفیر متعینہ مصر نے ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کے سلسلہ میں مصر اور برطانیہ کی کشمکش سے متعلق امریکی حکومت کے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت امریکہ کی خواہش ہے۔ کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر جلد ہی تمام اختلافات کا اطمینان بخش تصفیہ کر لیں۔ امریکہ مصر اور برطانیہ کو اپنا دوست تصور کرتا ہے۔ اور اسے یقین ہے۔ کہ قیام امن اور مشرق وسطیٰ کی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ دونوں میں دوستانہ طور پر تصفیہ ہو جائے (ارشاد)

اگر مشرق وسطیٰ کی قومیں اٹھ کھڑی ہوئیں تو دنیا کو حیرت میں ڈال دینگی

نیویارک ۲۴ اگست۔ واشنگٹن میں متعین لبنانی سفیر جو ۲ ماہ مشرق وسطیٰ میں گذارنے کے بعد یہاں واپس آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات اور خیالات بیان کرتے ہوئے کہا۔ مشرق وسطیٰ میں ایک اصولی جوش ابھر رہا ہے اور یہ سرزمین اپنے مسائل کو سمجھ کر اس کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنی قوتوں کو یکجا کر رہی ہے اور اگر مشرق وسطیٰ کی قومیں وقت کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئیں تو ایک بار دنیا کو در طۂ حیرت میں ڈال دیں گی۔

(بقیہ صفحہ ۳)

شوہر اپنے بھائی اپنے باپ کی توہین کی ہے۔ اپنی توہین کی ہے۔

ایک احمدی عورت اور سینما کی شائق؟

یا الٰہی یہ ہمارے کان کیا سن رہے ہیں۔ یا الٰہی ہماری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں! اے کانو تم غلط سن رہے ہو...... او اے آنکھو تم غلط دیکھ رہی ہو...... نہیں۔ کوئی احمدی بہن ایسے فعل مکروہ کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ یہ نہیں ہو سکتا! نہیں ہو سکتا!! نہیں ہو سکتا!!!

یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ یا الٰہی یہ شیطانی وسوسہ ہی ثابت ہو آمین

ہاں مرد تو بے شک مردوں میں بھی بہت سی بڑی بڑی بُری عادتیں ہیں۔ بعض ناحق قیمتی سوٹ محض فیشن کے لئے بنواتے ہیں۔ دوستوں کی دعوتوں میں بے جا اسراف کرتے ہیں۔ سگرٹوں کے پیکٹ پر پیکٹ دھواں بنا کر اڑا دیتے ہیں۔ گوشت کے بغیر اور دو تین قسم کے سالن کے بغیر کھانا نہیں کھاتے بے شک یہ فضول خرچیاں ہیں اور نہایت خطرناک ہیں۔ اس لئے ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت کو چاہیئے کہ آج ہی اپنے گھر میں ایک میٹنگ کریں۔ جس میں بچے جوان بوڑھے سب شامل ہوں۔ اور اس میٹنگ میں سب "یوم تحریک جدید" کے احترام میں ہر ایک کم سے کم اپنی ایک فضول خرچی کی عادت چھوڑ دینے کا عہد کرے۔ اس سے ثابت ہو جائیگا کہ واقعی آپ کو "یوم تحریک جدید" کی تجدید سے خوشی ہوئی ہے۔ لیکن اگر آپ نے اس موقعہ پر اتنا بھی نہ کیا تو سمجھ لیجئے۔ آپ کے لئے "یوم تحریک جدید" آیا ہی نہیں اور نہ کبھی آئے گا۔

رشوت ستانی کے خاتمہ کیلئے پنجاب میں خاص اقدامات

لاہور ۲۴ اگست۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب حکومت سرکاری ملازموں میں سے بددیانتی کی بیخ کنی کرنے کیلئے خاص قدم اٹھا رہی ہے۔ یوں تو گذشتہ کئی سال سے رشوت ستانی کے انسداد کیلئے ایک خاص محکمہ موجود ہے۔ لیکن اب تجویز یہ ہے کہ اس محکمے کی توسیع کی جائے اور اس کی سرگرمیاں بڑھائی جائیں۔

گشتی مراسلات میں جو صوبے کے تمام محکموں کے افسران اعلےٰ کو بھیجے گئے ہیں۔ حکومت نے پر زور الفاظ میں کہا ہے کہ ان کے ماتحت عملوں میں جو رشوت ...... نہیں فوراً رشوت ستانی کے انسداد کے محکمے کے سپرد کرنا اشد ضروری ہے۔ اور محکموں کے افسران اعلےٰ سے کہا گیا ہے کہ وہ رشوت ستانی کے محکمے سے پورا پورا تعاون کریں۔

حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ تادیبی اور محکمانہ کارروائیوں میں رشوت ستانی کے معاملوں کو سب سے پہلے رکھنا چاہیئے۔

سینئر افسروں کے مقدمات اور ان کے خلاف تحقیقات شروع کرانے کو سہل دی جائے۔ کیونکہ اس قسم کے افسروں کے خلاف کسی مانع کارروائی کا تمام محکموں پر عموماً اچھا اثر ہوگا۔

ایک اور اہم قدم حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ ذمہ دار اسامیوں کے لئے ترقی دینے کے انتخاب میں متعلقہ افسر کی دلچسپی اور دیانتداری کو زیادہ وزن دیا جائے۔

حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ جن افسروں کی تنخواہ چھ سو روپے ماہوار سے کم ہے۔ انہیں کاریں رکھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس صورت میں ...... متعلقہ افسر کی مالی حیثیت پر نظر رکھتے ہوئے محکمے کے افسر اعلےٰ اجازت دے سکتے ہیں۔

پنجاب میں خوراک کی حالت

لاہور ۲۴ اگست پنجاب میں خوراک کی حالت نہایت تسلی بخش ہے۔ چاول بہت ہے۔ فوجوں۔ آزاد کشمیر جموں اور کشمیر کے مہاجرین کیلئے فالتو گیہوں کی فراہمی بدستور جاری ہے اور کام نہایت اچھی طرح چل رہا ہے۔